یقین کا سفر
از قلم اقصیٰ حنان
IG/FB: Novelsclubb
www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

یقین کا سفر

از قلم

اقصیٰ خان

www.novelsclubb.com

قسط نمبر ۱۰

پین کو کان کے پیچھے اڑیسے وہ ٹیبل پر بیٹھی کچھ ڈیزائن دیکھنے میں مصروف تھی ایک نظر ڈیزائن اور پھر لیپ ٹاپ کو دیکھتی وہ پریشان لگ رہی تھی آفس روم کا دروازہ نوک ہوا اجازت ملنے پر سامنے والا انسان اندر آیا

ہمم بولو کیا کام ہے ؟؟ مصروف انداز میں نظریں سامنے رکھی ڈیزائنز کی فائل پر جمائے اُسنے پوچھا۔۔۔ سامنے سے جواب نہ موصول ہونے پر جھنجھلاتے ہوئے اُسنے چہرہ اٹھایا کچھ کہنے کے لیئے لب کھولے تھے کہ سامنے کھڑے مصطفیٰ کو دیکھ کر خاموش ہوگئ چہرے پر پریشانی کی جگہ اب مسکان نے لے لی تھی

آپ یہاں ؟ وہ اپنی چیئر سے اُٹھ کر اُسکے سامنے کھڑی ہوئی

ہاں سوچا میری بیوی تو بہت مصروف ہے مجھ جیسے غریب کے لیئے اُن کے پاس وقت نہیں ہوگا تو خود ہی چل کر مل لوں۔۔۔۔۔ مسکراہٹ روکتے اُسنے سنجیدگی سے شکوہ کیا

آپکی بیوی تھوڑی دیر پہلے ہی آپکے پاس سے یہاں آئی ہے۔۔۔۔۔ حوریہ نے اُسے جتایا

اوہو بیگم پھر بھی، یاد تو آتی ہے نہ۔۔۔۔۔ منہ بنا کر کہتے وہ اُسکی چھوڑی ہوئی چیئر پر جا بیٹھا۔۔۔

اوہو شوہر میاں اتنی یاد کیوں آتی ہے۔۔۔ وہ بھی اُسی کے انداز میں کہتی اُسکے بلکل سامنے جا کھڑی ہوئی

مصطفٰی نے اُسے دیکھا اور پھر اُسکی کلائی سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا کہ وہ سیدھی اُسکی گود میں آ بیٹھی حوریہ اس اچانک افتاد پر بوکھلا گئی اُسنے اٹھنے کی کوشش کی جسے

مصطفٰی نے اُسکے گرد ہاتھ پھیلا کر ناکام کر دی، اُسکے اتنے مضبوط ہاتھ اپنے اِرد گرد لپٹے دیکھ وہ خاموشی سے وہیں بیٹھ گئی

کیا ڈیزائن کیا جا رہا تھا۔۔۔۔ سامنے رکھی فائل کو دیکھتے ہوئے اُسنے پوچھا

ایک برائیڈل ڈریس تھا کمپلیٹ ہو گیا ہے بس فائنل ٹچ دینا رہتا ہے۔۔۔۔۔

ہمم، تو بیگم آپکے اس ایک عدد شوہر کو کچھ دنوں میں ڈیڈ کے ساتھ ایک میٹنگ پر جانا ہے اور میں چاہتا ہوں کے آپ میرا ڈریس ڈیزائن کریں۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے لیکن چار جز لونگی۔۔۔ اُسنے گردن اکڑا کر کہا

شوہر سے بھی چار جز۔۔۔۔۔

ہاں تو شوہر سے تو زیادہ لینے چاہئے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے بیگم آپ سوٹ ڈیزائن کر لیجئے گا آپکو آپ کے محنت کے پیسے مل جائیں گے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

*****

گاڑی چلاتے ہوئے اُسکی میسیج ٹون بجی بُراق نے گاڑی کی سپیڈ سلو کر کے ٹیکسٹ آن کیا جو کے زاویار کی طرف سے تھا ٹیکسٹ کو پڑھتے اُسکے چہرے پر ایک مسکان چھا گئی

اوکے، کا جوابی ٹیکسٹ بھیج کر اُسنے گاڑی کا یوٹرن لیا

کچھ دیر بعد وہ شاہ ہاؤس کے باہر کھڑا تھا بیل بجانے کے بعد اُسنے کچھ دیر انتظار کیا دروازہ نہ کھلنے پر اُسنے دوبارہ بیل بجائی۔۔۔

بیل بجانے کے بعد صبر نہیں ہوتا کیا اندر والا انسان چل کر آتا ہے اُڑ کر نہیں۔۔۔ دروازہ کھولنے سے پہلے ہی وہ غصّے سے بولتی ہوئی آ رہی تھی، دروازہ کھولنے کے بعد سامنے کھڑے بُراق کو دیکھ کر اُسے اور غصّہ آنے لگا

کیا ہے، کس لیئے آئے ہو یہاں؟؟

تمھاری جیٹھانی کو لینے۔۔۔۔پُراسرار مسکراہٹ کے ساتھ کہتا وہ اُسے دیکھنے لگا جسکے چہرے پر پریشانی کے تاثرات تھے اُسکے کچھ نہ بولنے پر بُراق نے اُسکے سامنے چُٹکی بجائی۔۔

کیا کہاں کھو گئی چیونٹی، مانا کہ میں خوبصورت ہوں لیکن ایسے نہیں دیکھو مجھے نظر لگ جاتی ہے۔۔۔۔۔

خوش فہمیاں تمھاری۔۔۔ترچھی نگاہ اُس پر ڈالتی وہ پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ بولی

سارے حساب لے لونگا تُم سے میں۔۔۔۔جتانے والے انداز میں کہتے وہ اُسے وہیں چھوڑ کر داخلی دروازے کو عبور کرتے اندر بڑھ گیا

ماہنور اُسکی پُشت کو دیکھتے سر جھٹکتے خود بھی اُسکے پیچھے اندر گئی۔۔۔۔

اُسنے ایک نظر گھر میں دیکھا جہاں سامنے کوئی نظر نہیں آرہا تھا ڈرائنگ روم کے اندر سے کچھ نفوس کی آوازوں پر اُسنے قدم ڈرائنگ رُوم کی طرف بڑھائے روم میں جاتے ہوئے اُسکی نظر سیدھا سامنے بیٹھے ایک نوجوان خوبصورت مرد پر پڑی جسکے ارد گرد ایک بزرگ عورت اور آدمی بیٹھا تھا شاید اُس نوجوان کے ماں باپ ہو وہ اتنا ہی اندازہ لگا سکا تھا ہلکی سی گردن جھکاتے اُسنے سر کو خم دیتے اُن تینوں کی طرف دیکھتے سلام کیا اور پھر آگے بڑھ کے احمد صاحب سے مصافحہ کیا اور وہیں اُنکے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔۔

ماہنور بھی ڈائننگ رُوم میں داخل ہوئی اور زوِش کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔

بُراق نے ایک نظر اُسے دیکھا اُسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا لیکن اُسے اپنی غلط فہمی سمجھتے اُس سوچ کو جھٹک گیا۔۔۔

ہاں تو احمد بھائی بتائیں ہمیں پھر کیا جواب ہے آپکا۔۔۔۔

مجھے تو حیدر اچھا لگا ہے باقی رضامندی کا پورا حق ہم اپنی بیٹی کو دیتے ہیں۔۔۔احمد صاحب کی آواز پر بُراق نے نہ سمجھی سے احمد صاحب کو دیکھا جو مسکراتے ہوئے ماہنور کو دیکھ رہے تھے

بُراق کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں اُسنے بےیقینی سے ماہنور کو دیکھا۔۔۔

ماہنور نہیں، تُم ہاں نہیں کر سکتی تم ایسا نہیں کر سکتی، نہ بول دو پلیز۔۔۔۔بُراق نے التجائی نظروں سے ماہنور کو دیکھا دل کی دھڑکنیں بھی حد درجہ تیزی سے بڑھ رہی تھیں۔۔۔وہ لگاتار اضطراب کی سی کیفیت میں اُسکے جواب کا انتظار کرنے لگا وہ اُسے کہنا چاہتا تھا کہ اس رشتے سے انکار کر دو۔۔۔

مجھے منظور ہے۔۔۔اُسنے سر جھکائے ہلکی آواز میں جواب دیا، بُراق کو لگا اُسکے پیرو تلے کسی نے زمین کھینچ لی ہو اُسکی بے تحاشہ تیز دھڑکنیں اچانک ہی رُک گئی تھی اُسنے اپنی اُس محبّت کو کھویا تھا جسے اُسنے ابھی پوری طرح حاصل بھی نہیں کیا تھا

ڈائننگ رُوم میں بیٹھے تمام نفوس کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی اور وہ اُٹھ کر ایک دوسرے کو مبارک باد دینے لگے ماہنور نے چہرہ اُٹھا کر اُسے دیکھا جسکی جسکی نیلی آنکھیں خالی تھیں وہ خاموشی سے اُٹھ کر ڈائننگ رُوم سے باہر نکل گیا ماہنور کے دل میں اچانک درد اُٹھا تھا تو کیا وہ واقعی اپنی محبت سے دستبردار ہو چکی تھی

لاؤنج میں آکر زور سے سانس لینے لگا اِس کھلی ہوا میں بھی اُسے آکسیجن کی کمی محسوس ہونے لگی۔۔۔

بُراق تُم باہر کیوں اگے۔۔۔۔زوِش نے اُسکے پیچھے لاؤنج میں آتے اُس سے پوچھا

اندر گھٹن محسوس ہو رہی تھی تبھی۔۔۔۔

تُم ٹھیک ہو؟ اُسے ہمیشہ کی طرح اُسکے چہرے پر آج رونق نظر نہیں آ رہی تھی

ہمم، وہ میں آپکو لینے آیا تھا بھائی کا میسیج آیا تھا وہ ہاسپٹل میں کچھ مصروف ہیں آج ۔۔۔۔ نظریں چُراتے اُسنے اپنے آنے کی وجہ بتائی

www.novelsclubb.com

اچھا تُم تھوڑا ویٹ کرو میں اندر سے اپنا بیگ لے کر آتی ہوں۔۔۔۔ بُراق سے اُس جگہ اور کھڑا نہ ہوا گیا تو وہ اپنی گاڑی میں بیٹھ کر زوِش کا انتظار کرنے لگا اور اُسکے آنے کے بعد وہاں کبھی نہ آنے کا ارادہ کرتے گاڑی زن سے بھگا لے گیا۔۔۔۔

*****

کھانے کی ٹیبل پر سب ہی ہلکی ہلکی خوش گپیوں میں مصروف تھے سوائے بُراق کے زاویار نے اُسکا چہرہ غور سے دیکھا بُراق اور خاموشی یہ کیسے ہو سکتا ہے وہ نظریں جھکائے کھانے میں مصروف تھا زاویار کو وہ کچھ پریشان لگا تھا بعد میں پوچھنے کے ارادہ کرتے وہ دوبارہ باقی سب کے ساتھ مصروف ہو گیا۔۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد وہ سر درد کا بہانہ کرتے اپنے روم میں سونے کا کہہ کر وہاں سے اُٹھ گیا تھا

روم میں آنے کے بعد وہ لگاتار سونے کی کوشش کر رہا تھا لیکن جب دل درد میں ہو تو نیند آنکھوں سے کوسوں دور رہتی ہے وہ بے چینی کی ہلکی میں اپنے بھاری دل کے ساتھ پوری رات کروٹیں بدلتا رہا

*****

فجر کے وقت زوِش کی آنکھ کھلی نیند میں ڈوبی آنکھیں مشکل سے کھولتے وہ بیڈ سے اٹھنے لگی تھی لیکن سامنے والا نظارہ دیکھ کر وہ وہیں بیٹھ گئی۔۔۔

زاویار کو سجدے میں جھکا دیکھ وہ ستائش بھری نظروں سے اُسے دیکھنے لگی وہ ہمیشہ مسجد میں نماز پڑھنے جاتا تھا وہ پہلی بار اُسے سامنے سے نماز پڑھتا دیکھ رہی تھی اور یہ منظر زوِش کے لیئے اپنی زندگی کا حسین منظر تھا اُسکے تکبیر کے لیئے ہاتھ اٹھانا اُسکا قیام اور رکوع کرنا اُسکے ٹھہرے ہوئے سجدے اور عبادت میں اُسے مگن دیکھ اُسے آج سمجھ آیا تھا کہ من پسند مرد خدا کی عبادت کرتے ہوئے سب سے حسین لگتا ہے کہ اگر عورت اُسے دیکھ لے تو محبت کے بجائے عشق کرنے لگ جائے۔۔۔۔

اتنا پیار الگ رہا ہو گیا۔۔۔۔اچانک اُسکی آواز پر زوِش کا طلسم ٹوٹا تھا

کیا؟؟

تُم کب سے دیکھ رہی تھی تبھی پوچھ لیا۔۔۔۔

نہیں بس ایسے ہی۔۔۔۔اپنی سوچوں پر خود ہی مسکراتے وہ خود بھی وضو کرنے کے لیئے چلی گئی

****

وہ آج صبح ہی یونیورسٹی جانے کے بجائے آفس چلا آیا تھا کیوں کہ آفس ہی وہ جگہ تھی جہاں وہ خود کو مصروف رکھ سکتا تھا وہ جب سے آیا تھا تب سے ہی فائلز میں اُلجھا پڑا تھا چہرے پر سنجیدگی سجائے وہ فائلز میں کچھ پوائنٹس ہائی لائٹ کرنے لگا

۔۔۔۔

تمام فائلز کو دیکھتے اُسنے ایک فیصلہ لیا تھا جسے وہ آج گھر جاکر سب کو بتانے والا تھا

کھانے کی ٹیبل پر خاموشی سے کھانا کھایا جارہا تھا جب بُراق نے سب مہتاب صاحب کو اپنی طرف متوجہ کرواتے ہوئے اپنی بات شروع کی تھی

ڈیڈ میں نے آج ساری فائلز غور سے دیکھیں تھیں جس میں ہماری کراچی کی برانچ کافی ترقی پر ہے لیکن لاہور کی برانچ میں کوخاص ترقی نہیں آئی۔۔۔۔

ہاں اُسے صدیق دیکھ رہا ہے وہ مجھے اُسکے بارے میں آگاہ کرتا رہتا ہے بہت جلد وہ برانچ بھی ترقی کی طرف جائیگی۔۔۔۔

ڈیڈ میں چاہتا ہوں کہ میں خود اُس برانچ کو ہینڈل کرو۔۔۔۔ بُراق نے سنجیدگی سے کہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تُم وہاں کیسے جا سکتے ہو ہم سب یہاں ہیں تمھاری یونیورسٹی یہاں ہے۔۔۔۔۔

ریحانہ بیگم نے بھی پریشانی سے اُسے دیکھا

یونیورسٹی کی آپ ٹینشن نہ لیں کل ایک لاسٹ پروجیکٹ سبمٹ کروانا ہے اُسکے بعد کچھ ماہ کی چھٹیاں ہیں اور میں ان کچھ ماہ کے لیے لاہور والی برانچ کو خود ہینڈل کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

لیکن بیٹا تُم ہم سب کو چھوڑ کر کیسے جا سکتے ہو ہم ہمیشہ سے ایک فیملی کی طرح رہے ہیں۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم کا تو دل بیٹھ رہا تھا انہوں نے کبھی اپنی اولاد کو خود سے گھر سے دور نہیں رکھا تھا

www.novelsclubb.com

اوہو میں جانتا ہوں میں اس گھر کی رونق ہوں اب سب سے زیادہ مجھے پیار کرتی ہیں لیکن میری پیاری امی جان کچھ مہینوں کی بات ہے پھر واپس اجاؤ گا۔۔۔۔۔اُسنے شرارتی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا وہ اپنی وجہ سے کسی کو پریشان نہیں کر سکتا تھا

ٹھیک ہے لیکن جلدی واپس آنا۔۔۔۔ مشکل سے ہی صحیح لیکن وہ مان چُکی تھیں

بُراق نے ایک گہرا سانس خارج کرتے زاویار کی طرف دیکھا جسکی آنکھوں میں کئی سوال تھے وہ اُنہیں نظر انداز کرتے پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ دوبارہ کھانے میں مصروف ہو گیا

***

سب کے اپنے اپنے روم میں جانے کے بعد زاویار اپنے سوالوں کا جواب لینے لے لیئے بُراق کے روم کی طرف آیا دروازہ بنا نوک کی ئے وہ اندر آ گیا بُراق کو بیڈ کے ساتھ زمین پر بیٹھا دیکھ وہ بھی اُسکے ساتھ وہیں آ کر بیٹھ گیا

بھائی آپ یہاں کوئی کام تھا؟؟ سوچ سے باہر نکلتے اُسنے نارمل انداز میں پوچھا

کیا پریشانی ہے۔۔۔اُسکے سوال کو اگنور کرتے زاویار نے اپنا سوال پوچھا

www.novelsclubb.com

کچھ نہیں بس کل پروجیکٹ سبمٹ کروانا ہے اُسی سلسلے میں کچھ پریشانی تھی بس

۔۔۔۔۔ نظریں چُراتے اُسنے جھوٹ بولا

بُراق صرف ایک سال چھوٹا ہے تو مجھ سے اتنا تو میں جانتا ہو کہ یونیورسٹی کی کوئی

ٹینشن نہیں ہو سکتی یہ ،اب صاف صاف بتاؤ کیا پریشانی ہے۔۔۔۔۔۔

تُم مجھے بتا سکتے ہو تمھارا بھائی تمھارے لیئے کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔

محبّت ہو گئی ہے۔۔۔۔۔اُسکی قیاس آرائی پر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد وہ بولا تھا

یہ تو اچھی بات ہے اس میں پریشان ہونے والی کونسی بات ہے۔۔۔۔۔

پوچھیں گے نہیں کے کس سے ہوئی ہے۔۔۔اُسکی طرف دیکھتے اُسنے کہا

کس سے ؟؟

ماہنور شاہ سے۔۔۔۔۔۔بے بسی سے وہ ہنسا تھا زاویار کو یکدم اُس پر ترس آیا تھا اُسے

کل ہی زوِش نے ماہنور کے رشتے کے بارے میں بتا دیا تھا

بھائی میں نے زندگی میں پہلی بار کسی سے محبّت کی ہے وہ بھی مجھ سے چھن گئی، وہ کسی ایسے انسان کا نصیب بننے جا رہی ہے جسنے کبھی اُسکی خواہش بھی نہیں کی ہو گی میری محبّت ادھوری رہ گئی۔۔۔۔۔

اللہ کوئی بھی کہانی ادھوری نہیں رکھتا، کوئی بھی جگہ ہمیشہ خالی نہیں رہتی اللہ اُسے کسی بہتر چیز سے بھر دیتا ہے۔۔۔۔

بہتر نہیں چاہیے وہی چاہیے۔۔۔وہ کسی بچے کی طرح ضد کر رہا تھا

بُراق اُس رب سے مانگو وہ نصیب بدل سکتا ہے میں یہ نہیں جانتا کے کب پوری ہو گی مگر اتنا جانتا ہوں کہ دعائیں رد نہیں جاتی جلد یا بدیر قبول ہو جاتی ہیں۔۔۔۔

کیا وہ مجھے مل جائیگی؟؟ وہ جیسے یقین دھانی کرنا چاہتا تھا

اگر سب کچھ فوراً مل جائے اور ہو بہو ویسے ہی ملے جیسا تُم چاہتے ہو تو کیسے پتا چلے گا کے جو چیز اللہ سے مانگ کر اُسے منا کر ملے اُسکا مزہ بنا مانگے مل جانے جیسا نہیں ہوتا ۔۔۔وہ اُسکی بات پر بس قرب سے مسکرایا تھا

****

یونیورسٹی میں اپنا پروجیکٹ سبمٹ کروانے کے بعد وہ آفس سے باہر نکلا تھا وہ جلد یہاں سے گھر جانا چاہتا تھا وہ کسی صورت ماہنور سے نہیں ملنا چاہتا تھا اسی سوچ کے تحت وہ تیز قدم اٹھاتا باہر کی طرف جا رہا تھا جب اچانک ماہنور نے اُسکا راستہ روکا وہ اُسکے اچانک اپنے سامنے آنے پر رکا اور پھر کچھ قدم پیچھے ہوا تھا ماہنور نے اُسکی یہ حرکت نوٹ کی تھی

اتنی جلدی میں کدھر جایا جا رہا ہے۔۔۔۔۔۔

ضروری کام تھا مجھے بس وہیں۔۔۔۔اُسکا چہرہ دیکھنے کی غلطی بُراق نے نہیں کی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تو ادھر اُدھر چوروں کی طرح دیکھ کر جواب کیوں دے رہے ہو میری طرف دیکھو

ماہنور میں بہت جلدی میں ہوں یار۔۔۔ شاید پہلی بار اُسنے اُسکا صحیح نام لیا تھا وہ اُسے نہیں بتا سکا کہ اگر وہ اُسکا چہرہ دیکھ لیتا تو اُسکا یہاں سے جانا مشکل ہو جائیگا

تُم کل گھر سے بھی ایسے ہی نکل آئے تھے بتایا بھی نہیں تھا اور اتنا نہیں کے مجھے رشتے کی مبارک باد ہی دے دو۔۔۔۔ بُراق نے ضبط سے آنکھیں بند کر کے کھولیں تھیں رشتے والی بات پر اُسکے دل میں پھر سے تکلیف ہوئی تھی

مبارک تو میں تمہیں رخصتی والے دِن ہی دونگا۔۔۔ اپنی بات کہتے وہ وہاں رکا نہیں تھا اور ماہنور بے بسی سے بس اُسکی پُشت دیکھتی رہ گئی اُسے اس سے محبّت ہو چکی تھی جسکا اندازہ اُسے دیر سے ہوا تھا یا شاید حیدر کے لیئے ہاں کرتے وقت اُسے محسوس ہوا تھا کہ سامنے بیٹھا شخص اُسکے لیئے کتنا ضروری ہے، محبّت اپنی گہرائیوں

سے ہمیشہ بے خبر اور ناآشنا رہتی ہے جب تک کہ جدائی کے لمحے اُسے بیدار نہ کر دیں وہ بس بے بسی سے اُسے خود سے دور جاتا دیکھ رہی تھی

****

امی ایسے روئے نہیں جلدی کچھ مہینوں کی بات ہے پھر آ جاؤ گا۔۔۔اپنی ماں سے گلے ملتے وہ اُنکے آنسو صاف کرتے ہوئے پیچھے ہٹا تھا فاطمہ سے ملنے کے بعد وہ زوِش کے سامنے آیا

بھابھی آپ کیوں اُداس ہیں۔۔۔۔

تمھارا جانا لازمی ہے کیا؟ اُسکی بُراق کے ساتھ اچھی بونڈنگ بن گئی تھی بُراق نے کبھی اُسے بھائی کی کمی محسوس نہیں ہونے دی تھی اسی لیئے وہ تھوڑا اُداس تھی

ارے بھابھی آپکے پاس اپنا اتنا خوبصورت ہینڈسم بھائی چھوڑ کر جا رہا ہوں آپ تو اُداس نہ ہو۔۔۔۔۔

بُراق تُم بہت بد تمیز ہو۔۔۔۔ہنستے ہوئے اُسنے اُسکے سر پر چپٹ ماری تھی۔۔۔

تُم میرے لیئے رو رہی ہو؟مصنوعی حیرت سمائے وہ فاطمہ سے پوچھتا ہے

ہاں تُم چلے جاؤ گے نہ پھر لنگور دیکھنے کو نہیں ملے گا بس اسی بات کا دکھ ہے۔۔۔۔

چلو میں تمھیں روز اپنی تصویر بھیج دیا کروں گا۔۔۔احسان جتاتے ہوئے اُسنے کہا

ضرورت نہیں ہے،میری موبائل میں وائرس آجائیگا تمھاری تصویروں سے

۔۔۔۔۔

نہ شکری لڑکی۔۔۔خوبصورت لوگوں کی تصویر دیکھنے سے آپکا دِن اچھا جاتا ہے تبھی میں نے سوچا تمھیں اپنی تصویریں بھیج دیا کروں گا لیکن نہیں یہاں تو کوئی قدر ہی نہیں ہے میری۔۔۔افسوس سے کہتے وہ آخر میں اُسے دیکھ کے ہنستا ہے جو آنسو صاف کرتی اُس سے گلے لگتی ہے

جلدی واپس آنا۔۔۔۔بہت لاڈ سے کہتی وہ اُس سے الگ ہوتی ہے جس پر وہ سر اثبات میں ہلاتا ہے

سب سے ملتے وہ اور زاویار دونوں ایئرپورٹ کے لیئے نکلے تھے زاویار خاموشی سے پورے راستے گاڑی ڈرائیو کرتا رہا بُراق نے ایک بار اُسے دیکھا جو آج منہ سی کر بیٹھا تھا

سارے راستے خاموشی اختیار کرتے وہ دونوں ایئرپورٹ پہنچے تھے فلائیٹ میں ابھی آدھا گھنٹہ باقی تھا وہ دونوں ایک بینچ پر بیٹھ کر انتظار کرنے لگے

کب تک واپس آؤ گے؟؟

پتا نہیں۔۔۔۔

جا کیوں رہے ہو؟؟ وہ خود بھی اُداس تھا وہ دونوں کبھی زیادہ وقت تک ایک دوسرے سے دور نہیں ہوئے تھے

www.novelsclubb.com

کیوں کے یہاں کی ہواؤں میں دم گھٹتا ہے۔۔۔۔۔

تو تُم اُس سے دور رہنے کے لیئے وہاں جارھے ہو؟؟

تو آپ کیا چاہتے ہیں یہاں رہ کر میں اُسکی شادی دیکھو اُسے کسی اور کا ہوتا ہوا دیکھو،

نہیں بھائی اتنی ہمت نہیں ہے مجھ میں۔۔۔۔

میں نے ایک ایسے انسان کے ساتھ محبّت کی ہے جسکا ملنا معجزہ ہوگا۔۔۔۔

وہ خدا معجزے کرنے پر قادر ہے مشکل، نہ ممکن یہ صرف ہم انسانوں کی سوچ ہے

اُس خدا کی صفتِ نہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا وہ مجھے مل سکتی ہے؟ اُسنے ایک آس سے اُسے دیکھا

مل جائیگی۔۔۔۔۔

اسی دُنیا میں؟؟ اُسنے پھر پوچھا

کیا اسی دُنیا میں ملنا ضروری ہے؟؟

میں اُس سے بہت محبّت کرتا ہوں میں اُسے کھو نہیں سکتا۔۔۔اُسکی آواز میں واضح لڑکھڑاہٹ تھی

جو کچھ اِس دُنیا میں کھو جاتا ہے وہ جنّت میں مل جائیگا۔۔۔۔۔

باخدا مجھے اِسی بات کا دکھ ہے وہ اُس سے نکاح کرلے گی پھر وہ مجھے اُس حقیقی دُنیا میں بھی نہیں ملے گی۔۔۔

اگر وہ تمھیں مل جائے تو؟؟

تو میں یوں سمجھو گا جیسے جنّت کے اعلان کسی گنہگار کے لیئے ہوا ہو۔۔۔۔اُسکی آنکھوں میں درد کی لکیر ایکدم واضح ہوئی تھی

فلائیٹ کی اناؤسمنٹ پر وہ دونوں سیدھے ہوئے تھے بُراق اِرد گرد دیکھتے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا زاویار نے دکھ سے لمبا سانس لیا اور پھر خود بھی اُسکے برابر کھڑا ہو گیا

ملیں گے نہیں۔۔۔۔اُسکی آنکھوں میں دیکھتے بُراق نے پوچھا زاویار نے پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ اُسکے گلے لگایا تھا

کوئی چیز ہوتی نہ بُراق تیرا یہ بھائی اُسے تیرے قدموں میں رکھ دیتا۔۔۔۔وہ ایک جذب کے عالم میں بولتے اس سے الگ ہوا تھا

یہی تو بات ہے وہ چیز نہیں ایک جیتی جاگتی لڑکی ہے وہ ماہنور شاہ ہے قدموں میں نہیں رکھا جاسکتا اُسے۔۔۔۔بُراق نے بھی اُسکی آنکھوں میں دیکھتے جواب دیا اور پھر وہ آگے بڑھ گیا زاویار دور تک اُسکی پُشت دیکھتا رہا اور پھر وہاں سے پلٹ گیا

****

www.novelsclubb.com

یونیورسٹی کے گیٹ کے باہر گاڑی سے اپنی پُشت لگائے وہ موبائل میں مصروف تھا بلیو جینز پر گرے ہڈّی پہنے، نیلی آنکھوں پر کالا چشمہ چڑھائے وہ بہت دلکش لگ رہا تھا زوِش یونیورسٹی سے باہر آئی تھی سامنے اُسے اپنے لیئے انتظار کرتا دیکھ اُسکے

چہرے پر مسکان آئی تھی لیکن اِرد گرد لڑکیوں کی بھٹکتی نظریں جو اُس پر تھیں اُنہیں دیکھ کر اُسکی مسکان غائب ہوئی تھی۔۔

زاویار نے اُسے دیکھ کر مسکراہٹ کے ساتھ اُسکے لیئے گاڑی کا دروازہ کھولا اور اُسکے بیٹھنے کے بعد بند کرتے خود بھی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔۔۔

تمھیں پتا ہے آج کیا ہوا۔۔۔۔اپنا رُخ اُسکی طرف موڑ کر بیٹھتے اُسنے جوش سے کہا

نہیں مجھے کیسے پتا ہو گا تم نے بتایا ہی نہیں۔۔۔۔۔

اچھا میں اب بتا رہی ہو نا، یہ دیکھو۔۔۔۔۔اپنے بیگ کے سائڈ سے سفید گلاب نکال کر وہ اُسے دکھاتی ہے۔۔۔۔

تو آج پھر تمھیں کسی لڑکی نے گلاب دے دیا۔۔۔۔۔

ہاں پتا نہیں روز ایک نئی لڑکی آتی ہے اور گلاب دے جاتی ہے۔۔۔۔۔گلاب کی خوشبو اپنے اندر اتارتے وہ بتاتی ہے۔جب سے اُسنے یونیورسٹی دوبارہ اسٹارٹ کی تھی یہ روز کا معمول بن گیا تھا روز اُسے ایک گلاب ملتا تھا

ہمم۔۔۔گاڑی سلطان مینشن کے اندر پارک کرتے وہ بس اتنا کہنے پر اکتفا کرتا ہے اور پھر دونوں ہی ایک ساتھ گھر میں داخل ہوتے ہیں

******

گاڑی رکنے پر اُسنے نظریں اپنے ٹیب سے ہٹا کر باہر دیکھا ڈرائیور کے دروازے کھولنے پر وہ گاڑی سے نیچے اترا تھا گرے پینٹ کوٹ کے ساتھ وائٹ ڈریس شرٹ پہنے بالو کو جیل سے سیٹ کی ئے ہوئے تھا چہرے پر بے حد سنجیدگی سجائے وہ چھ انچ ایک فٹ مرد کسی کو بھی اپنی طرف متوجہ کروانے کا ہنر رکھتا تھا ایک گہری نظر اُسنے دس منزلہ جدید طرز پر بنی اس عمارت پر ڈالی جس پر بڑے الفاظ میں " مہتاب

گروپ آف انڈسٹری" لکھا ہوا جگمگا رہا تھا اُس نے اپنے قدم اندر اٹھائے تھے اُسکے

اندر جاتے ہی ایک پینٹ کوٹ پہنے مرد اُسکے پاس آیا تھا

گڈ مارننگ سر اسلام علیکم۔۔۔۔۔ خوش دل سے کہتے وہ ہاتھ آگے بڑھاتا ہے

وعلیکم سلام۔۔۔۔ مصافحہ کرنے کے بعد وہ آدمی خود پیچھے ہوتے اُسے آگے جانے

کی جگہ دیتا ہے اور خود اُسکے پیچھے پیچھے چلتا ہے

بھاری مضبوط قدم اٹھاتے وہ لفٹ کی طرف جاتا ہے۔۔

لفٹ کا دروازہ دوبارہ کُھلنے پر وہ دونوں اپنے مطلوبہ فلور پر پہنچ جاتے ہیں۔۔۔

اپنے آفس روم تک جانے کے راستے میں کافی ایمپلائزاُسے سلام کر چکے ہوتے ہیں

جنہیں وہ جواب دیتا اپنے روم میں پہنچ جاتا ہے

صدیق مجھے اس آفس کے تمام ایمپلائیز کی فائل میرے ٹیبل پر چاہئے اگلے دس

منٹ میں۔۔۔۔۔ اپنا کوٹ اُتار کر ہینگ کرتے ہوئے وہ کہتا ہے

او کے سر میں ابھی لے کر آتا ہوں۔۔۔فرمابرداری سے کہتے وہ جانے لگتا ہے

جب بُراق اُسے روکتا ہے

ایک منٹ، یہ کام تمھارا نہیں ہے یہ کام میرے پرسنل اسسٹنٹ کا ہے۔۔وہ کہاں

ہے؟؟

سروہ۔۔۔ابھی وہ کچھ کہتا اس سے پہلے دروازہ نوک ہوا تھا

کم اِن۔۔۔۔

السلام و علیکم سر۔۔۔۔سیاہ پینٹ کے اوپر سفید شرٹ پہنے ہائی پونی ٹیل کے ساتھ

ہلکا میک اپ کی ہئے وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔

و علیکم السلام۔۔۔آپ پورے دس منٹ لیٹ ہیں۔۔۔۔۔گھڑی میں ٹائم دیکھتے وہ

اُسے بتاتا ہے اور ساتھ میں صدیق کو بھی اِشارہ کرتا ہے جو کے روم سے باہر چلا جاتا

ہے

www.novelsclubb.com

سر سوری آفس کے کچھ کام میں مصروف تھی اسی لیئے لیٹ ہو گیا۔۔۔ سر جھکائے وہ جواب دیتی ہے

نیکسٹ ٹائم دھیان رکھنا جو لوگ وقت کے پابند نہیں ہوتے مجھے وہ بلکل نہیں پسند آتے، اپنا سارا کام وقت پر کرنے والے لوگ ہی آگے بڑھتے ہیں ہر کام کو اُسکے وقت پر مکمل کرنا چاہیئے۔۔۔۔۔۔

اوکے سر۔۔۔۔

تو مجھے اگلے دس منٹ میں تمام ایمپلائیز کا ڈیٹا میری ٹیبل پر چاہیئے۔۔۔۔۔ اُسکے حکم پر وہ پھرتی سے روم سے باہر نکلتی ہے اور ٹھیک دس منٹ میں وہ تمام فائلز لیئے اُسکے سامنے حاضر ہوتی ہے۔۔۔۔۔

اب تُم جاسکتی ہو۔۔۔ فائلز کی طرف دیکھتے ہوئے وہ اُسے کہتا ہے اور وہ "اوکے سر" کہتی باہر نکل جاتی ہے اُسکے جاتے ہی بُراق ایک ایک فائلز کو اُٹھا کر دیکھنا شروع کرتا ہے۔۔۔۔

تقریباً گیارہ بج رہے تھے آفس کے تمام ایمپلائیز کا آف ہو چکا تھا لیکن وہ خود ابھی بھی وہیں بیٹھا تھا سلیوز کہنیوں سے تھوڑا نیچے فولڈ کی ہوئی تھیں بال جو صبح سیٹ تھے ابھی بکھر کر ماتھے پر گرے ہوئے تھے وہ تمام فائلز کو دیکھ چکا تھا یہ لاسٹ فائل تھی جسے وہ دیکھ رہا تھا فائل کی تمام معلومات پر غور کرتے ایک لمبی سانس خارج کرتے وہ اپنی چیئر سے اُٹھا تھا۔۔۔ ٹیبل پر رکھا اپنا موبائل اٹھاتے ہینگ کیا ہوا اپنا کوٹ ہاتھوں میں پکڑتے وہ اپنے آفس سے گھر کے لیئے نکل گیا تھا

****

www.novelsclubb.com

شرٹ ٹراؤزر پہننے وہ فریش ہو کر واشروم سے نکلا تھا پورا دِن ہاسپٹل میں ہونے کے بعد وہ اب کافی تھک چُکا تھا ہلکی چال چلتے وہ اپنے بیڈ کی طرف گیا اُسکا ارادہ سونے کا تھا

تُم فریش ہو گئے میں تمھارا ویٹ کر رہی تھی۔۔۔اسٹڈی روم سے باہر نکلتے ہوئے اُسکے سامنے آتے وہ جلدی سے بولی تھی

میرا انتظار کیوں خیریت سب ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

ہاں سب ٹھیک ہے بس میں نے باہر جانا تھا واک کرنے۔۔۔وہ اُسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جھجکتے ہوئے اپنی بات مکمل کرتی ہے کیوں کہ اُسکی آنکھوں میں نیند کا خمار واضح تھا

ہاں چلو چلتے ہیں۔۔۔سائڈ ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھاتے وہ اُٹھ کھڑا ہوا تھا

تُم سچ میں جا رہے ہو،میرا مطلب تُم تھکے ہوئے نہیں ہو؟اُسے حیرت ہوئی تھی

میں ساری دنیا کے لیئے تھک سکتا ہوں تمھارے لیئے نہیں تمھارے ساتھ رہنے سے تھکن خود اُتر جائیگی۔۔۔وہ اتنی تھکن میں بھی اُسکی ایک آواز پر ماتھے پر بنا بل

ڈالے حاضر ہوتا تھا اُسے اچانک اپنے نصیب پر رشک آنے لگا تھا اُسے اور چاہئے کیا تھا صرف محبّت اور توجہ۔۔۔اپنا دوبٹہ سیٹ کرتی وہ اُسکے ساتھ چل دی

دونوں خاموشی سے ٹھنڈی فضا میں ایک دوسرے کے شانا بشانا چل رہے تھے ٹھنڈی ہوائیں اور دو محبت کرنے والے دل ایک سکون سا تھا اس سفر میں وہ دونوں بس چلتے جارھے تھے جانا کہاں ہے دونوں نہیں جانتے تھے اور دونوں کو ہی منزل سے کوئی مطلب نہیں تھا مطلب تھا تو ہم سفر سے۔۔۔

لمبی سڑک جس کے ایک طرف ہر کچھ فاصلے پر ایک ریسٹورینٹ بنا ہوا تھا تو دوسرے اطراف میں درختوں کی قطار تھی سڑک پر لوگ نہ ہونے کے برابر تھے اسی لیئے وہ دونوں اپنی دھن میں چل رہے تھے سامنے سے آتی گاڑی کی وجہ سے زاویار نے اُسکے پیچھے سے ہاتھ بڑھا کر اُسکے دوسرے بازو پر رکھا اور اُسے آرام سے اندر والی سائڈ کرتے خود سڑک والی سائڈ پر آگیا۔۔۔زوِش کو تو اُسکی احتیاط بھی اچھی لگی تھی وہ چلتے ہوئے ایک ریسٹورینٹ کے سامنے کھڑے ہوگئے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

چائے پینی ہے؟ایک نظر ریسٹورینٹ کو دیکھتے وہ اُس سے پوچھتا ہے وہ اس چائے کی دیوانی سے اسی چیز کی اُمید کر سکتا تھا اُسکے پوچھنے پر وہ زور و شور سے ہاں میں سر ہلاتی ہے۔۔وہ ہنستا ہے کہ اُسکا گال کے گڑھے نمایاں ہوتے وہ یکدم آگے بڑھ کر اُسکے دونوں گالوں پر اپنے ہاتھ رکھتی ہے اُسکے اچانک یوں قریب آنے پر وہ ساکن ہو جاتا ہے پھر اُسکے چہرے کو بغور دیکھتا ہے جو ارد گرد نظریں دوڑا رہی ہوتی ہے

نہیں ہنسو۔۔۔۔ سختی سے کہتے وہ اُسے گھورتی ہے

وجہ؟؟

بس ایسے ہی۔۔۔۔ہنستے ہوئے وہ اتنا پیارا لگتا تھا کہ کوئی بھی انسان ٹھہر کر اُسے دیکھ سکتا تھا اور یہ ڈمپل زوش کی کمزوری تھی جسے وہ بلکل نہیں چاہتی تھی کہ کوئی اور دیکھے۔۔۔۔اُسکے کہنے پر وہ سر اثبات میں ہلاتا ہے اُسکی آنکھوں میں دیکھتے اُسے اپنے اتنے قریب ہونے کا احساس ہوا تھا ہاتھ پیچھے کرتے وہ خود بھی دو قدم دور ہوئی تھی۔۔۔

چلیں۔۔۔اپنی جھنپ مٹانے کے لیئے اندر کی طرف دیکھتے وہ اُسے کہتی ہے اُسکا ہاتھ پکڑتے وہ اُسے اندر کی طرف لے جاتا ہے

****

ناشتے کی ٹیبل پر مسز شایان کے ساتھ بیٹھی وہ ہلکی پھلکی باتوں کے ساتھ ناشتہ کر رہی تھی جب اوپر سے مصطفیٰ کی تیز آواز سنائی دی

حور یار میری ٹائی نہیں مل رہی۔۔۔

جاؤ بیٹا دیکھو ڈھونڈ کر دے آؤ۔۔۔ مسز شایان کے کہنے پر وہ سر اثبات میں ہلاتی اُٹھتی ہے اب وہ اُنہیں کیا بتاتی کے سارا سامان تو میں بیڈ پر رکھ کر آئی تھی تیز قدم اٹھاتے وہ سیڑھیوں سے اوپر جاتی ہے

یہ سامنے تو رکھی ھے۔۔۔ کمرے میں داخل ہوتے وہ بیڈ کی طرف اشارہ کرتے کہتی ہے

توکس نے کہا مجھے ٹائی کی ضرورت ہے۔۔۔ کندھے اچکاتے شرارت سے کہتے اُسنے حور کو اپنی طرف کھینچا جو سیدھا اُسکے چوڑے سینے سے آلگی

مجھے تو ٹائی باندھنے والی کی ضرورت ہے۔۔۔۔ بیڈ سے ٹائی اٹھاتے اُسنے حور کے گلے میں ڈالی تھی۔۔

کیوں آپ بچے ہیں جو آپکو ٹائی باندھنے نہیں آتی۔۔۔ آنکھیں سکیڑتے اُسنے مصطفٰی کو گھورا اور پھر اپنے گلے سے ٹائی نکالتے اُسکے گلے میں ڈال کے باندھنے لگی

ہو گئی اب میں جاؤ۔۔۔ جلدی سے کہتے وہ اُس سے دور ہونے لگی تھی۔۔

ارے اتنی بھی کیا جلدی ہے۔۔۔ اپنا کوٹ اُسکے سامنے کرتے اُسنے کہا اُسکا اِشارہ سمجھتے اُسکے ہاتھ سے کوٹ تھام کر اُسے پہنانے لگی پھر اُسکے سامنے کھڑی ہو کر اُسکا کوٹ آگے سے سیٹ کرنے لگی جب مصطفٰی نے اُسکے سامنے اپنی گھڑی کی ہلکا مسکراتے سر نفی میں ہلا کر وہ اُسے گھڑی پہنانے لگی۔

ہو گیا یا کچھ اور رہتا ہے۔۔۔۔ہاتھ جھاڑتے وہ اُسے وہ پوچھنے لگی تھی جیسے اُسنے بہت سارا کام کیا ہو

رہتا ہے نہ۔۔۔۔۔

کیا؟ اِرد گرد دیکھتے وہ پوچھتی ہے کیوں کے اُسکے مطابق تو وہ پورا تیار ہو چکا تھا

میری کس۔۔۔۔اُسکے معصومیت سے کہنے پر وہ اُسے گھورتی ہے اور پھر آگے بڑھ کر اُسکے ماتھے پر محبت سے بوسہ دیتی ہے۔۔۔

چلیں اب نیچے۔۔۔۔پیچھے ہوتے وہ مسکرا کر اُس سے پوچھتی ہے اور اسکے ساتھ ہی وہ دونوں ایک ساتھ رُوم سے باہر نکلتے ہیں۔

****

ہلکی ہلکی سورج کی کرنوں نے سردی کی شدّت کو کچھ حد تک کم کیا ہوا تھا یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں بنے بینچ پر بیٹھی وہ ہاتھوں میں رجسٹر ڈ لیئے اُس میں دھر ادھر کچھ

لکھنے میں مصروف تھی جب اچانک تیز ہوا کے جھونکے پر اُسنے نظریں رجسٹرڈ سے اُٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا ٹھنڈی ہوا کو محسوس کرتے اُسکی آنکھوں میں چمک اُبھری تھی موسم اچھا ہونے کی وجہ سے اُسنے رجسٹرڈ بند کر کے ایک سائڈ پر رکھا اور اِرد گرد دیکھنے لگی جہاں اسٹوڈنٹس کی بڑی تعداد موجود تھی اس چلتے پھیرتے ہجوم میں اُسے کسی کا عکس دکھائی دیا اُسکی آنکھوں کی پتلیاں پھیل گئیں اور نظریں بے چینی سے اِرد گرد اُسے تلاش کرنے لگی جہاں وہ دور دور تک دیکھنے پر بھی نہ دکھائی دیا

اوہ خدایا یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ۔۔۔اُسکی دل کی دھڑکنیں بڑھ گئی تھیں اُسے خود پر ترس آنے لگا تھا یہ کس منزل کی جانب بڑھ گئی تھی وہ

تُم مجھے اب کھلی آنکھوں سے بھی دکھائی دینے لگے ہو۔۔۔بے بسی سے سوچتے اُسنے آنکھیں میچ کر چہرہ جھکا یا تھا خود پر ضبط کے کئی پہرے بٹھائے اُسنے چہرہ دوبارہ اٹھایا اور لمبا سانس خارج کرتے اپنا بیگ لیئے وہ اپنی کلاس کی طرف بڑھ گئی

*****

سورج کی کرنیں گلاس ونڈو کو چھوتی اُس سرد کمرے پر پڑ رہی تھیں جہاں کوئی وجود پورے طریقے سے فائلز پر جھکا ہوا تھا جب دروازے پر دستک ہوئی تھی

کم ان۔۔۔اُسنے لیپ ٹاپ پر چلاتے مقابل شخص کو اندر آنے کی اجازت دی تھی نظریں ابھی بھی لیپ ٹاپ پر تھیں

سر آپ نے بلایا۔۔ سیکریٹری جو اُسکے بلانے پر اندر آئی تھی اُسکی آواز پر بُراق نے نظریں لیپ ٹاپ سے ہٹائی تھیں

مجھے اِس مہینے کا سارا ڈیٹا چاہئے اور ساتھ میں اکاؤنٹس کی ساری ڈیٹیلز بھی۔۔۔۔

وہ اپنے سامنے کھڑی اپنی سیکرٹری سے تھوڑے سخت لہجے میں گویا ہوا۔۔

اوکے سر میں آپکو میل کرتی ہوں۔۔۔

اور ہاں ایک میٹنگ ارینج کرو میں تمام ورکرز سے خود بات کرنا چاہتا ہوں دوسرا یہ کہ جن کی پروگریس بلکل نہیں ہے اُنکے لیئے وارننگ لیٹر بھی تیار کرو جو کے میں خود انکو دونگا۔۔۔۔ایک اور حکم نافذ کرتے ہوئے اُسے باہر کا اِشارہ کرتے وہ دوبارہ لیپ ٹاپ کی سکرین کی طرف متوجہ ہوا

تقریباً ایک ہفتے سے زیادہ وقت ہو گیا تھا بُراق کا سٹاف کے ساتھ اسی طرح کا سخت رویہ تھا وہ آفس کے کام میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کرتا تھا سب سے الگ تھلگ اپنے کام کی بات کرتا اور پھر اپنی مصروفیات میں لگ جاتا

*****

www.novelsclubb.com

بلیو اسکرب پہننے وہ ڈھیلی چال چلتے ہاسپٹل سے گھر لوٹا تھا مہتاب سلطان اور ریحانہ بیگم سے سلام کے بعد وہ فریش ہونے کے لیئے اپنے روم میں آگیا روم میں آتے اُسنے اِرد گرد دیکھا جہاں اُسے زوِش کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھی واشروم کی لائٹ آن تھی اور پانی گرنے کی آواز بھی آرہی تھی یعنی وہ اندر ہے بیڈ پر بیٹھ کر وہ

اپنے شوز اُتارنے لگا جب پاس میں رکھا فون بجنے لگا اُسنے اپنا فون اُٹھا کر دیکھا جسکی سکرین سیاہ تھی ادھر اُدھر دیکھتے اُسکی نظر زوِش کے فون پر گئی جس پر کسی کی کال آرہی تھی گردن موڑ کر اُسنے واشروم کے دروازے کو دیکھا اور پھر دوبارہ اپنے شوز اُتارنے لگ گیا فون بجتے بجتے بند ہو گیا لیکن اُسنے اُٹھ کر فون نہیں اٹھایا ہاتھ کو گھڑی سے آزاد کرتے ہوئے دوبارہ فون بجنے لگا اُسکا دھیان دوبارہ موبائل کی طرف گیا۔۔۔لگاتار موبائل بجنے پر اُسے نہ چاہتے ہوئے موبائل اٹھانا پڑا ٹیبل پر پڑے موبائل کو اُسنے اٹھایا جہاں صائم کالنگ لکھا آرہا تھا اُسکے نرم تاثرات پل میں غائب ہوئے تھے چہرے پر غصّے کی لہر دوڑ گئی واشروم کا دروازہ کھلنے کی آواز پر اُسنے زوِش کا موبائل دوبارہ ٹیبل پر رکھ دیا اور اُسکی طرف پلٹا تھا

السلام علیکم۔۔۔۔نرم مسکراہٹ کے ساتھ اُسنے اُسے سلام کیا تھا

www.novelsclubb.com

وعلیکم سلام۔۔۔۔ ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہتے وہ اُسکے پاس سے گزرتے الماری سے اپنے کپڑے لیئے فریش ہونے چلا گیا اُسکے لہجے کی تبدیلی وہ محسوس کر چکی تھی اسی لیئے وہیں بیٹھے اُسکے باہر آنے کا انتظار کرنے لگی

اُسکے باہر آنے پر وہ اُٹھ کر اُسکے سامنے گئ

کیا ہوا ہے تمھیں۔۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔ کرخت لہجے میں کہتے وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بال سیٹ کرنے لگا زوِش اُسکے پیچھے آ کر کھڑی ہوئی اپنے پیچھے زوِش کا عکس دیکھتے وہ پلٹا تھا جہاں اُسکے چہرے پر واضح تھا کہ وہ رونے کے قریب ہے ہاں شاید وہ اسکے اتنے سے لہجے پر بھی رونا شروع کر سکتی تھی کیوں کے اُسنے تو ہمیشہ اس انسان کی محبت اور توجہ دیکھی تھی سخت لہجہ تو کبھی اُسکے لیئے تھا ہی نہیں اپنے لہجے کا احساس ہوتے ہی اُسنے ضبط سے آنکھیں بند کر کے کھولیں اور پھر اُسکا ہاتھ تھامے اُسے اپنے ساتھ لیئے بالکونی میں لے گیا

زوِش میں کل لاہور جا رہا ہوں۔۔۔۔خاموش فضا میں اُسکی آواز اُبھری تھی

زوِش جو پہلے سے اُسکی طرف رخ کر کے کھڑی تھی اُسکے یوں اچانک بتانے پر اُسے حیرت ہوئی تھی

لیکن کیوں۔۔۔۔۔

بُراق سے ملنے۔۔۔۔ریلنگ پر ہاتھ ٹکائے اُسکی نظریں سامنے کے منظر پر تھیں

تو تُم ابھی بتا رہے ہو مجھے یوں اچانک۔۔۔۔اُسے دکھ ہوا تھا اگر اُسکا پلین تھا تو وہ اُسے پہلے بھی بتا سکتا تھا

ہم میرا آج ہی پلین بنا تھا سوچا تھا گھر آکر تمھیں بتاؤں گا۔۔۔۔۔۔ریلنگ سے ہاتھ ہٹا کر وہ اُسکی جانب پلٹا تھا جسکی آنکھوں میں کچھ نمی تھی زاویار اچانک سے نرم پڑا تھا

کیا ہوا تمھیں رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔

تُم مجھ سے ناراض ہو؟؟ اُسکے لہجے میں پہلے کی طرح نرمی دیکھتے وہ پوچھتی ہے

میں تُم سے ناراض ہو سکتا ہوں کیا؟ ہاں وہ چاہے کچھ بھی کر لے زاویار کبھی اُس سے ناراض نہیں ہو سکتا تھا

میں تُم سے ناراض ہوں۔۔۔اُسکی طرف سے رُخ پھیرتے وہ سامنے دیکھنے لگی

کیوں؟؟

کیوں کے تُم نے مجھے جانے سے ایک دِن پہلے بتایا لے تُم جا رہے ہو۔۔۔۔۔
ٹیڑھے منہ بناتی وہ اُس سے شکوہ کنا تھی

یار کل ہاسپٹل میں کوئی خاص کام نہیں ہے اور کافی دن ہو گئے بُراق سے نہیں ملا اسی لیئے سوچا کل جا کر مل لوں۔۔۔خود کا دِل دکھنے کے باوجود بھی وہ اُسے وضاحتیں دے رہا تھا اُس سے نرمی سے بات کر رہا تھا

ہمم۔۔۔۔وہ اُسکی وضاحت پر شرمندہ ہوئی تھی

زوِش۔۔۔اُسکی مدھم آواز پر وہ اُسے دیکھتی ہے

میں تمھارے سارے نخرے برداشت کر لونگا بس میری محبّت میں کوئی تیسرا شریک نہ ہو۔۔۔۔اُسنے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا جو اسکی آنکھوں کا ساتھ دینے سے کاثر تھیں جب کے اُسکا دل تو جیسے ہول رہا تھا۔۔۔

وہ مطمئن سی اُسے دیکھتی مسکرائی تھی کچھ دیر وہاں بیٹھنے کے بعد دونوں ہی سونے کے غرض سے روم میں آ گئے تھے سونے سے پہلے زوِش نے اپنا موبائل دیکھنا چاہا جو اُسے اپنی سائڈ ٹیبل پر نظر نہ آیا روم میں ادھر اُدھر نظریں دوڑاتے ہی اُسکی نظر اپنے موبائل پر پڑی جو زاویار والی سائڈ ٹیبل پر پڑا تھا موبائل اٹھاتے اُسنے سکرین آن کی جہاں صائم کی کچھ مس کالز تھیں اچانک کچھ یاد آنے پر اُسنے زاویار کو دیکھا جو اپنا بازو اپنی آنکھوں پر رکھے نیم دراز تھا اُسے اُسکی بات تب سمجھ نہیں آئی تھی لیکن اب آ چکی تھی،ایک ارادہ کرتے وہ اپنی سائڈ پر آئی تھی اور خود بھی لیٹ چکی تھی

******

مس سارہ میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا کے مجھے ہر کام وقت پر چاہئے ہوتا ہے آپ کیسے اتنی غیر ذمیدار ہو سکتی ہیں۔۔۔۔فائلز ٹیبل پر پٹختے وہ غصّے سے دھاڑا تھا

سر سوری، میں ابھی یہ پریزنٹیشن کمپلیٹ کر دیتی ہوں۔۔۔چہرے جھکائے وہ ندامت سے بولی

لیواِٹ، میں خود اسے کمپلیٹ کر لونگا۔۔۔

میٹنگ کب ہے؟؟ نظریں اب لیپ ٹاپ پر بنی پریزنٹیشن پر تھیں

کل۔۔۔اُسکے جواب دینے پر بُراق کی انگلیاں لیپ ٹاپ پر اور تیزی سے چلنے لگی تھیں

ماتھے پر بل ڈالے وہ کام کرنے میں مشغول تھا پورے روم میں لیپ ٹاپ کی کھٹ کھٹ کی آواز تھی جب اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

کم اِن۔۔۔اُسنے مقابل شخص کو اندر آنے کی اجازت دی نظریں ابھی بھی لیپ ٹاپ پر تھیں

میرے بھائی میں پہلے سے اندر ہوں، تو کس دُنیا میں گم ہے؟؟زاویار جو بغیر اجازت کے اندر آگیا تھا اور بُراق کو کام میں اس طرح مگن دیکھ اُسنے ٹیبل پر رکھے لکڑی کے شو پیس کو ٹیبل کی سطح پر بجایا تا کے اُسے اپنی طرف متوجہ کرواسکے اُسکی آواز پر بُراق نے چونک کر اُسے دیکھا اور پھر اپنی چیئر سے مسکراتے ہوئے اُٹھا

بھائی آپ یہاں۔۔۔۔گہری مسکراہٹ اور تھکن زدہ انداز میں کہتے وہ اُسکے گلے لگا تھا

آپ کب آئے۔۔۔۔۔

بس شام میں ہی فلیٹ گیا تھا تُم وہاں نہیں تھے تو میں سیدھا یہیں آگیا۔۔۔۔روم میں رکھے صوفے پر بیٹھتے اُسنے بتایا

آپ آرام کر لیتے میں واپس وہیں آتا۔۔۔۔ بُراق بھی اُسکے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا سارہ تو بس اپنے کھڑوس باس کو دیکھ رہی تھی جو کچھ دیر پہلے ابلتے لاوے کی طرح تھا اور ابھی کیسے برف کی طرح ٹھنڈا ہے

مس سارہ، سر کے لیئے چائے آرڈر کر دیں۔۔۔ سارہ کو اپنی طرف دیکھتا پا کر بُراق نے تھوڑا سختی سے اُسے کہا جس پر وہ سر ہلاتی جلدی سے باہر نکلی تھی

چائے نہیں پینی کچھ کھانا ہے۔۔۔ اُسکے کہنے پر بُراق نے اُٹھ کر اپنا لیپ ٹاپ بند کیا اپنا موبائل اور والٹ اٹھاتے وہ آفس کے دروازے کے پاس کھڑا ہوا

چلیں پھر۔۔۔۔ باہر کی طرف اشارہ کرتے اُسنے کہا تھا اور وہ دونوں ہنستے ہوئے آفس روم سے باہر نکلے تھے۔۔

کیا تُم بھی وہی دیکھ رہی ہو جو میں دیکھ رہی ہوں۔۔۔۔ ہونکو کی طرف بُراق اور زاویار کو سامنے سے گزرتا دیکھا سارہ اپنے ساتھ کھڑی ورکر سے پوچھتی ہے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہم سر ہنستے بھی ہیں۔۔۔۔۔۔وہ بھی اُنہیں ہی دیکھ رہی تھی

ویسے ہنستے ہوئے پیارے لگتے ہیں نہ۔۔۔۔۔

اُنہیں پتا چل گیا نہ کہ تُم کام چھوڑ کر اُنکے ہنسنے کی تعریف کر رہی ہو تو پھر وہ اپنے ازلی غصّے کے روپ میں آجائیں گے۔۔۔۔اُسے وارننگ دیتے وہ خود اپنے کام میں متوجہ ہوگئ

ڈمپل بھی پڑتا ہے۔۔۔منہ میں بڑبڑاتے وہ خود بھی اپنے کام میں مصروف ہو چکی تھی

www.novelsclubb.com

****

ٹھنڈی ہوا، بھاپ اُڑتی چائے اور ریلنگ کے ساتھ کھڑے دو خاموش دل۔۔۔

یہ گھڑی چلتی بھی ہے یا بس ایسے ہی پہننی ہے؟؟ خاموشی کا گلا گھونٹے زاویار نے کہا

چلتی ہے۔۔۔۔مختصر سا جواب

تو پھر اس پر وقت دیکھ لیا کرو تُم کیا پورے پورے دِن آفس میں رہتے ہو۔۔۔

زاویار کو صدیق سے پوچھنے پر پتا چلا تھا کہ بُراق دیر رات تک آفس کے کام میں لگا رہتا ہے

میرا دل نہیں کرتا فلیٹ میں آنے کا، یہاں آنے کے بعد میرے ساتھ سوچو کا ایک انبار آتا ہے اور وہ سوچیں مجھے اندر ہی اندر ختم کر رہی ہیں۔۔۔۔۔

تو تُم اُن سوچو سے بھاگنے کے لیئے خود کو کام میں مصروف رکھتے ہو؟؟

ہم انسان جتنا سوچتے ہیں اتنے اذیت میں رہتے ہیں یا تو خود کو مصروف کر لینا چاہیئے یا مضبوط اور اُسکے معاملے میں چاہ کر بھی میں خود کو مضبوط نہیں کر پا رہا تھوڑا بہت جو خود کو مصروف رکھتا ہوں اُس میں بھی وہ میری سوچ پر حاوی رہتی ہے

۔۔۔۔۔نیلی خالی آنکھیں سامنے اندھیرے میں ڈوبی لمبی سڑک پر جمائے وہ ریلنگ پر ایک ہاتھ رکھے کھڑا تھا

بُراق کیا تُم نے کبھی اُس سے محبت کا اظہار کیا تھا؟

میں نے سنا ہے کہ جب آپ کسی کے لیئے کچھ محسوس کرو تو ایسا ہو ہی نہیں سکتا کے سامنے والے کو اس احساس کی خوشبو محسوس نہ ہو تو اُسے کیوں محسوس نہیں ہوئی میری محبّت ؟ کیا میرا اظہار لازمی تھا اور اُس نے خود اپنی پوری رضا سے اُس رشتے کے لیئے حامی بھری تھی پھر اُسکے اگے کوئی گنجائش نہیں بچی میرے پاس

بُراق اللہ نے تمھارے لیئے کچھ بہتر سوچا ہو گا تُم اُس سے اگے نکل کر دیکھو۔۔۔

کچھ لوگ ہماری حد نگاہ بن جاتے ہیں اُن سے آگے دیکھنے کا دل نہیں کرتا۔۔۔

ایک نظر سڑک سے ہٹا کر وہ پھیکی مسکان کے ساتھ زاویار کو دیکھتا ہے

اُس سے بے پناہ محبت کے باوجود کیوں اُس سے دور محسوس کر رہا ہوں میں ایک خلا سی پیدا ہو گئی ہے ہمارے درمیان اور یہ خلا مجھے اندر ہی اندر کاٹ رہی ہے آج خود کو دیکھتا ہوں تو سوچتا ہوں میں ایسا تو نہیں تھا ہر پل ہنسنے ہنسانے والا اور آج میں وہاں

کھڑا ہوں جہاں خود کو پہچاننے سے بھی انکار کرتا ہوں اب کوئی چیز خوشی نہیں دیتی بس مکمل بیزاری ہے۔۔۔۔۔

بُراق کیا تُم سکون میں نہیں رہ سکتے ؟ یہ لفظ اُسنے کس طرح ادا کیئے تھے صرف وہی جانتا تھا کیوں کے اُس سے اپنے بھائی کی یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی اُسکا بس چلتا وہ دُنیا کی ہر خوشی اپنے بھائی کے قدموں میں رکھ دیتا

بھائی سوچیں ایک شخص آپکے لیئے بنایا ہی نہیں گیا اور آپکو اُس سے بے پناہ محبّت بھی ہے، اور آپ اُسے پا بھی نہیں سکتے اور اُسکے بغیر رہ بھی نہیں سکتے اب بتائیں کے آگے کی زندگی سکون سے گزر سکتی ہے؟؟۔۔۔اپنا چہرے زاویار کی طرف موڑتے اُس نے سوال کیا

تو پھر اُسے بھول جاؤ۔۔۔۔ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد زاویار نے کہا

کیسے بھُلا سکتا ہوں اُسے اُسکی یاد سے بے خبر ہو تو مرنے لگتا ہوں۔۔۔۔ وہ بے بسی کی آخری حد پر تھا

www.novelsclubb.com

محبت میں سب طاقتیں ہوتی ہیں بس بھولنے کی قوّت نہیں ہوتی

مسئلہ دسترس سے باہر ہے

میں اُسے بھولنے سے قاصر ہوں

تُم واپس کراچی کب آ رہے ہو؟؟

فلحال تو بلکل نہیں کچھ مہینوں تک یا شاید سالوں لگ جائیں۔۔۔ چہرے جھکائے اپنے پیرو کو دیکھتے اُسنے جواب دیا

کراچی میں تمھاری پوری فیملی ہے یہاں اکیلے کیسے رہو گے۔۔۔ وہ اُسے واپس اپنے ساتھ جانے پر آمادہ کرنا چاہ رہا تھا کیوں کے وہ اُسے ایسی حالت میں یہاں اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا

کراچی میں میری پوری دنیا ہے بھائی۔۔۔ چہرہ اُٹھا کر ایک نظر وہ زوایار کو دیکھتا ہے اُسکی آنکھوں میں تکلیف واضح تھی

شادی کب ہے اُسکی؟؟اُسکی آواز کسی گہری کھائی سے آئی تھی

اسی مہینے کے لاسٹ میں۔۔۔بُراق نے ضبط سے آنکھیں بند کر کے کھولیں تھیں نیلی آنکھوں میں سرخی چھاگئی تھی

ٹھیک ہے آپ ابھی سو جائیں میں بھی سونے جارہاہوں۔۔۔اُس سے اور وہاں بیٹھا نہیں گیااِس لیئے سونے کا بہانہ بنانے لگا

گڈنائٹ۔۔۔۔زاویار نے بھی اُسے وہاں روکنا مناسب نہ سمجھا وہ اُسے وقت دینا چاہتا تھا

www.novelsclubb.com

جاری۔۔۔۔